نظرات

قرآن مجید کی رو سے یہود اور عیسائی دونوں اہل کتاب ہیں اور اس حیثیت سے قانونی طور پر دونوں کو ایک ہی سطح پر رکھا گیا ہے۔ لیکن اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ جہاں تک ذاتی اعمال و افعال اور قومی مزاج اور طبیعت کا تعلق ہے اس کے اعتبار سے دونوں میں بہت کچھ فرق و امتیاز کیا گیا ہے۔ یہود کی نسبت صاف ارشاد ہوا: "لتجدنّ اشدّ الناس عداوۃ للذین آمنوا الیھود" ایمان والوں کے شدید تر دشمن آپ یہود کو پائیں گے۔ اس کے بالمقابل فوراً ہی نصاریٰ کے متعلق فرمایا گیا۔ ولتجدنّ اقربھم مودۃ للذین آمنوا الذین قالوا انا نصاریٰ ذٰلک بانّ منھم قسیسین ورھباناً وانھم لا یستکبرون ۰ واذا سمعوا ما انزل الی الرسول تریٰ اعینھم تفیض من الدمع مما عرفوا من الحق یقولون ربنا آمنا فاکتبنا مع الشاھدین ۰ (مائدہ) اور اے پیغمبر ایمان والوں کا سب سے زیادہ قریبی دوست آپ ان لوگوں کو پائیں گے جو اپنے آپ کو نصاریٰ کہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان لوگوں میں پادری (Clergy man) اور راہب (Monk) ہوتے ہیں اور یہ گھمنڈ نہیں کرتے۔ اور ان کا حال یہ ہے کہ جب یہ محمد الرسول اللہ پر نازل کی ہوئی وحی سنتے ہیں تو ان کی آنکھیں اشک بار ہو جاتی ہیں۔ حق کو پہچان لینے کے باعث اور یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم ایمان لائے اور تو ہم کو شہادت دینے والوں کے ساتھ درج کر دے۔

ان آیات سے صاف ظاہر ہے کہ قرآن مجید کا گوشۂ خاطر نصاریٰ کے بارہ میں کس قسم کا ہے اور وہ انھیں کس نظر سے دیکھتا ہے لیکن جنگ کا بُرا ہو، دو حقیقی بھائیوں میں بھی برپا ہو جائے تو صلہ رحمی کے تمام رشتے اور تقاضے منقطع ہو جاتے ہیں۔ صلیبی جنگوں نے مسلمانوں اور عیسائیوں کو ایک دوسرے کا شدید دشمن اور حریف بنا دیا۔ اسی دشمنی کا نتیجہ تھا کہ عیسائی مشنریز نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی اور اسلام کے خلاف غلاظت اچھالنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ مسلمان علمی طور پر دفاع میں جو کچھ کر سکتے تھے وہ انھوں نے کیا۔ چنانچہ کم و بیش دنیا کی ہر قابلِ ذکر زبان میں مسلمانوں نے کثرت سے ایسا لٹریچر شائع کیا جو عیسائی مشنریز کے اعتراضات کا جواب مہیّا کرتا اور ان کی غلط بیانیوں کا پردہ چاک کرتا تھا۔

یورپ میں علوم و فنون اور سائنس کو جو حیرت انگیز ترقی ہوئی ہے اس کی وجہ سے لوگوں میں حریتِ فکر اور آزادیٔ رائے کے ساتھ معروضی اور سائنٹیفک طریقِ فکر پیدا ہوا ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ مذہبی تعصب کی گرفت بہت ڈھیلی ہو گئی ہے۔ لوگ حقائق پر کشادہ دلی سے غور کرنے کے عادی ہوتے جا رہے ہیں اس کے ساتھ اتنا اور اضافہ کیجئے کہ پوری دنیا میں اس وقت سیاسی اور اقتصادی اعتبار سے مسلمانوں کا جو مرتبہ و مقام ہے اس نے ان کے بڑے سے بڑے مخالف اور دشمن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے متعلق تہذیب و شائستگی کے ساتھ اظہارِ خیال پر مجبور کر دیا ہے۔ غرض کہ یہ تین اہم اسباب ہیں جن کی وجہ سے آج اسلام کے متعلق عیسائیت کے نقطۂ نظر میں بہت کچھ تبدیلی پیدا ہو گئی ہے۔ اس میں بہت بڑا دخل کمیونزم کے فروغ کا بھی ہے۔ اہلِ مذاہب سمجھتے ہیں کہ اس کے مقابلہ کا ایک سبب یہ ہو سکتا ہے کہ سب مذاہب اپنے اختلافات سے صرفِ نظر کر کے خدا کے عقیدہ کی بنیاد پر ایک ہو جائیں۔ اور منکرینِ خدا اور مذہب کے مقابلے میں ایک متحدہ محاذ بنائیں۔

اس سال فروری میں لیبیا میں اسلام اور عیسائیت کے درمیان مکالمہ کے لئے جو ایک عظیم کانفرنس ہوئی تھی اس کی روئداد نوائے وقت (پاکستان) سے نقل کرکے معارف اعظم گڑھ کی اگست کی اشاعت میں طبع ہوئی ہے جو بڑی دلچسپ اور قابل مطالعہ ہے اس سے یہ معلوم کرکے مسلمانوں کو بے حد مسرت ہوگی کہ اس کانفرنس میں کارڈینل سرگیو پگنوڈلی جو مسیحی دنیا کی ایک عظیم شخصیت ہیں اور موجودہ پاپائے روم کے بعد اس عہدۂ جلیلہ پر انھیں کے فائز ہونے کی توقع ہے۔ چنانچہ جب وہ کانفرنس میں شرکت کے لئے تشریف لائے تو لیبیا کے سربراہِ مملکت کرنل قذافی نے خود ان کا استقبال کیا اور بڑے جوش سے انھیں خوش آمدید کہا۔ انھوں نے کانفرنس میں علانیہ فرمایا۔

"ہم سب عیسائی مسیحیت کے نام پر ان الفاظ پر اظہار معذرت کرتے ہیں اور طالب عفو ہیں جو محمد الرسول اللہ صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ کی ذات کے بارہ میں کہے جاتے رہے ہیں اس سلسلہ میں یہ معلوم کرنا بھی دلچسپی کا باعث ہوگا۔ کہ اس کانفرنس میں لبنان کے لارڈ بشپ گرگوار حداد نے تو افتتاحی اجلاس کے موقع پر عیسائیوں کو خود ہی یہ دعوت پیش کردی کہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت تسلیم کرلی جائے۔ اس موقع پر انھوں نے یہ الفاظ بطور تجویز دہرائے ترجمہ: ہم گواہی دیتے ہیں کہ محمد اللہ کے رسول اور تمام انسانیت کیلئے اللہ کے نبی ہیں۔ (معارف ص ۱۲۰)

جرمنی سے ابھی حال میں قرآنیات پر مضامین و مقالات کا ایک مجموعہ شائع ہوا ہے جس کو پروفیسر رودلی پیرٹ نے مرتب کیا ہے، مضامین انگریزی، جرمنی اور فرانسیسی تینوں زبانوں میں ہیں۔ اس مجموعہ میں ایک مقالہ جرمنی اسکالر یوحان فک کا "The originality of the Arab Prophet" کے عنوان سے ہے۔ اس مقالہ میں فاضل مقالہ نگار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت عقیدت و ارادت کا جو والہانہ اظہار کیا ہے وہ دیکھنے اور پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔